
AKHBAR
OUDH PUNCH
Volume.
VIII
1923
LUCKNOW
۱۹۲۳
اودھ پنچ
جلد ہشتم
अवध पंच
लखनऊ

تاریخ نجم الدین ... رسالہ ... فت

تاریخ انگورہ

ریشت ... افغانی تصنیف

عثمانی حکومت سے ... تک ... کل
پاشا تک مسلسل حالات مندرج ہیں ... تاریخ
اسلامی شجاعت کی سچی تصویر ہے۔ قیمت
معہ فوٹو ... مجلد عہ ۔ صرف ... تک ...

رہنمائے کشمیر

کشمیر جنت نظیر کی سیر کرنے والوں کے سب
نہایت مفید اور بہ مطلب ... کشمیر ... پر
سے داخل ہونے کے واقعات قیمت ...
داستان جمیل ... ترکی زبان کی ...
... ست ... عہ

یہ کتابیں جنرل بلاق ... سے مل سکتی ہیں

وقت مستی ہونا مردی کے لیے

مدن منجری گولیاں

یہ دوا عرصہ تیس سال سے تمام دنیا میں شہرت حاصل کر چکی ہے
یہ دوا پیشاب یا کہ احتلام یا کسی ... مادہ منی کو خارج ہونے
بند کر کے ... ہے ... ساٹھ برس ... سال ... نامردوں میں نئی ... پیدا
... بخشتی ہے قیمت ... گولی کی ڈبیہ ... روپیہ ... عہ
... ڈبیہ ... علاوہ محصول

مفت ۔ مفت

وید ودیا

دولت تندرستی اور ... نسل کی ... بتلانے والی کتاب
... صفحہ کی بلا محصول ... سکتے ہیں ۔ ... کی
ضرورت ہے ۔

ملنے کا پتہ

راج وید نارائن جی ... دوا خانہ جامنگر
... بمبئی کلکتہ مدراس

منادِ اسلام

روزانہ الامان دہلی

آریوں کے گمراہ کن پروپیگنڈا کا جواب دینے موجودہ ... میں مسلمانوں ... کی تفتیش کرنے ... کی صحیح خبریں شائع کرنے کے لیے روزانہ الامان جاری ہوا ہے ... مسلمانان ہند میں ... کی تبلیغی ... پیدا کرنا اس اخبار کا خاص مقصد ہے ... مسائل ... وقت میں روزانہ الامان کی پالیسی اور خصوصیت وہی ہے جو ... شائع ہو چکا الامان کی ... اس اخبار ... بھی آپ کی خدمت ... ہو چکا ہے ... اس زمانہ میں جبکہ ... کے ... مستقل ... ہے ۔ روزانہ الامان کو محض تبلیغی غرض سے جاری کیا گیا ہے ۔ اور ... امید ہے کہ آپ بھی اپنا تبلیغی فرض سمجھ کر روزانہ الامان کے لیے ... خریدار ... کی سعی کریں گے قیمت سالانہ بارہ روپے (...) ششماہی چھ روپیہ ... (...) سہ ماہی تین روپیہ ... نمونہ مفت ۔ ... جو صاحب الامان خریدیں ... فرض ... کا قائل ... رکھیں ... اعلان ... آپ ... (۲) وی پی میں ... بعض ... مولانا ... بذریعہ منی آرڈر ... (۳۱-) ... پر منیجر روزانہ الامان ... دہلی ۔

منیجر روزنامہ الامان گلی قاسم جان ۔ دہلی

اخبار تحفہ ہند بجنور

یہ اخبار ۲۶ سال سے ... قوم ... کی ... علمی ... میں ... ہو رہی ہے ... دب جاتی ہے ۔ ... وطنی اخوت و ... کے ... باشندگان ہند کو ایک ... کی طرف ... قدیم کی تہذیب اور ... پیش کر ... زندگی ... موجود ... حالات پر ... کے ساتھ ... کانگرس اور ... مسلم لیگ ... ہندو سبھا ... پر تبصرہ ... ایڈیٹر ... دیتا ... سیاسی ... خبروں کے ... کے لیے خاص ... کیا گیا ہے ... اصول ... کر کے قیمت سالانہ ... عوام سے صرف ... پیشگی لی جاتی ہے نمونہ مفت ۔

... منیجر اخبار تحفہ ہند بجنور

جلد ۸ نمبر ۳۳

مضامین غیر

جمعہ ۳۱ اگست ۱۹۲۳ء

یہ کس کے سر پہ دیکھیں طائر رنگِ حنا بیٹھے

ہم اس اُمید پر ہو گئے اپنا دل جلا بیٹھے — کہ وہ بھی ناکسرو "جان کے" کی جا بیٹھے
بھری مجلس میں جاناں نے پتی تھی کھول کر بولا — یہ کس کے سر پہ دیکھیں طائر رنگِ حنا بیٹھے
وہ باتیں ہیں بے بات ہیں اپنی مجلس میں — کسی کو کاٹ کھایا اور کسی کے رسید لگا بیٹھے
رقیب اب سر دیکھیں تو اب کس طرح آتا ہے — جما بیٹھے ترے در پہ ہم بے آسن جما بیٹھے
تمہارے حسن پر لاکھوں ہی ہیں جان دینے کو — یہ تم نے کیا کیا تم کس پہ پوڈر لگا بیٹھے
محبت کا جرم کیا خوب کیا بدمعاشوں نے — جو تھیں بن ٹھنکے عاشق یار کے سینے میں جا بیٹھے
پھبتی کی صداقت ہی کوئی چشمہ یا کرتا تھا — بس اتنی بات پر وہ سیکڑوں باتیں سنا بیٹھے
کروں کیا پیٹ بھر کر کھائی ہے روٹی ابھی میں نے — ابھی سے ہائے اللہ وہ مرے پہلو میں آ بیٹھے
تمہارے باپ کی جاگیر پر نہ بیاہے مال غنیمہ — کبھی اس گال میں آ بیٹھے کبھی اس گال میں جا بیٹھے
حسینوں کے لیے ہے درس عبرت کی نازنی — جو بارہ سال ہی کی عمر میں جوبن لٹا بیٹھے
وہ تھے تب تو حسن و عشق کے ساتھ لیکن کیا — ہزاروں کو جچا بیٹھے اور وہ ہم کو دبا بیٹھے

رادھے — م

مس من کینٹ دی از مہور

نتیجہ فکر ابوالمذاق ظریف (بمبئی)

کھیل شدھی کا چلے بہت کھیلے — سوامی جی پاپڑ پڑیں گے بیلنے
چہ بچہ میں ان کے پانی بھر گیا — چرب موصل کو کیا جب تیل نے
میم کو صاحب منانے تھے گئے — وت دری سیٹی آہ بی بی سیل نے
سیر کر آئے ہزاروں ہی مگر — کی فقط سوامی کی شدھی جیل نے
آپ دل دیکھے تو ہیں مس کوک کو — عمر بھر پاپڑ پڑیں گے بیلنے
چھوٹ جائیں غم سے اب کراں کہیں — آئے ہیں یہ بھی مصیبت جھیلنے
کیا سوالاتی ہے جو امید خیر — دل کمند کر دیا ہے سیل نے

ذن پرستوں کو کیا ننگا ظریف
بمبئی میں وائٹ وے کی سیل نے

[illegible]

المستیات

عجیب شیخ جی وضع ہوئے ہیں اوٹ پٹانگ — کہ ڈیڑھ ٹانگ ہے اور اسپ مارتے ہیں پھلانگ
سلوک غیر نے ایسا بنا دیا تلاش — لنگوٹ میں اپنے نہیں ہو گئی ہے بھونی بھانگ
ملے تو کچا ہی کھا جاؤں تجھ کو مرغ سحر — کہ آدمی رات کو دیدی ہے بے وقت بانگ
لگا کے شدھی کی بیساکھی کیا چلے سوراج — سوامی جی نے اڑا دی ہے اتحاد کی ٹانگ
کہیں نہ حشر میں پہچان لیں حسینِ عشاق — ابھی سے آ کے ہیں بہروپیے کا بھر کے سوانگ
زمانہ بھر میں ہو شیطان کی طرح مشہور — خراٹوں کا ہے شہرہ تمہارے چاروں دانگ
دوکاں کھولتا پھرتے پہ لانڈری کے — نہیں ہے عدل کی دنیا کی منڈیوں میں مانگ
سوال وصل پہ بچی زباں میں اُنکا یہ قول — کہ پیم جوانی کی سلیپنگ کوئی ہے بھانگ
چلے ہیں شیخ جی طے کرنے راہ منزل عشق — چلا بھی جاتا نہیں جن سے پیدل اک فرلانگ
یہ دیکھو پیر فلک کو بھی ہو گیا ہے ہوس — نکالی کاکہکشاں کی ہے اپنے سر پر مانگ
ہے کالا آدمی مگر بات کہتا ہے ہائٹ — ہیں گورے چہرے کے لاٹ جو بوتے ہیں رانگ

میں سنتا ہوں کہ نشہ باز ہے بہت الست
شراب پینے کو ملتی نہیں تو پیتا ہے بھانگ

ظریف زبردست حضرت الست شاہ پوری

فورڈ صاحب کی گائے

لیجئے مولانا پنچ - ایک سامری حضرت موسیٰ کے وقت میں پیدا ہوا تھا اسکی گائے آج تک پوجتی ہے دیکھئے ہمارے سامری کا مصنوعی جسد بے خوار پوجا جاتا ہے یا نہیں۔ کیا معنی کہ امریکہ کے مسٹر فورڈ جنکی فورڈ موٹر مشہور ہے سننے کے سامری سے بھی دو ہاتھ اونچے نکلے اور لگے ہاتھوں ایسی گائے ایجاد کر ڈالی جو نہ رانڈ ہوتی ہے نہ سانڈ چاہتی ہے نہ گوالے کی حاجت نہ چرواہے کی ضرورت - والسلام عقل کی گاؤ زوری نے علے الخصوص ہندوستان کے واسطے ایسی اچھی چیز پیدا کی ہے کہ بغیر رشتہ مادری جوڑے ہوئے شیر خواروں کی پرورش کرے گی - گاؤ کشی پر حزن وملال ہو یا نہ ہو مگر یہ عذر برطرف ہو گیا کہ اقتصادیات ہند کا جزو اعظم گائے ہے - ہم اپنے ہندوستانی موحدوں سے کہتے ہیں "یہ تمہیں قدرت خدا کی کردی گاؤ خورد نہ ساختی دا ہے تو بہ شناختی آمد" تو وہ امریکہ ہی والا اچھا رہا جس نے بغیر کسی لگاؤ کے گائے گڑھ لی - تم لات کی ہی میں ہے اور وہاں گائے اور ایسی گئی کھونٹے میں بندھ گئی جو قربانی سے بالکل مستثنیٰ ہے اور جسکی نسبت ظریفوں کا قول ہے ؎

اے گاندھی جی کی تحریکیں تو ساری بگڑ گئیں — ساڑھے تین دشمن کی آخر کام اپنا کر گئیں
قیدہ کر جسکو سینچا تھا وہ شاخ اتحاد — گائے کو ماتا کہنے والی آتشیں سب کو چر گئیں

یار وجلدی کرو ورنہ نکالو ہندوستان کی ساری
گائیں اگر ممکن نہوں تو وہ گائیں جو خیرات کے نام پر
گلی کوچوں میں پھرنے اور دھینگا مشتی کرنے کے لیے چھوڑ دی گئی
ہیں امریکہ بھیج دو۔ اسکے عوض میں یہ دودھاری
گائے منگوالو اگر اس گائے نے بھی ہندوستانی آب و ہوا
سے متاثر ہو کر دودھ دینا چھوڑ دیا تو پھر اسے
قصائی کے کھونٹے میں بندھے دیکھ کر ہندو کو
قلق ہوگا اور مسلمان کی رال ٹپکے گی۔ علاوہ اس کے
ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ ادھر تو امریکن مصنوعی گائے
یہاں آئی اور ادھر ہم نے اپنی البیت داری کا
کرشمہ دکھایا یعنی بیل کی تصنیف میں لگا دیا۔
امریکی گائے اور ہندوستان کا بیل۔ اگر سال
میں ایک درجن سے کم بچھڑے نکالے تو بدھیا کروا لو۔
جتنے مسلمان اللہ میاں کی گائے ہیں ان سے
التماس ہے کہ اگر ہندو تمہارے ہاتھ سے بچنا
موقوف کر دیں تو دودھ دہی کی چاٹ نہ کرو
گر امید نہیں کہ اس طرح بھی جھگڑا چکے۔ یہ سننے کہ گائے
لے کر نہ جاؤ نہ چھوڑو تو انشاء اللہ ہندوستان میں
میاں بیل کو جیسے یا وہ سانڈ ہو گئیں یعنی چاند پڑے
سانڈ ہو چکا تو بہتر ہے آپ کا وجود ذی جود
ہر بتانے ہر گھر کی ہر دیوار ہر خواب ہر سڑک ہر کوچے
میں موجود ہے۔ نشو و نما کی قوت بھی اپنے بچوں میں ایسی
[illegible] کے آئے ہیں کہ [illegible] کی ضرورت ہے نہ
نرم زمین کی حاجت نہ سینچنے کے محتاج ہیں نہ [illegible] کے
طالب۔ چلیئے ہر گھر میں فساد کی جڑ قائم ادھر کسی نے
انکو ہاتھ لگایا ادھر صدائے فریاد کی طرح سر خالصت زدہ پر
کلہاڑی [illegible] اور بے لطف خود جو بیل کی شاخ کو
ہاتھ لگایا تو کل کی [illegible] شادوں گالیں۔ خیریت
اسی میں ہے کہ جھنٹیوں کے بیچ ٹھہرنے کی دوا ڈھونڈو
جانور دنیا میں بہت ہیں اور ان سے زیادہ نباتات
پیدا کی گئی ہیں حیوانات کے جھگڑے سے نجات ملی
تو نباتات نے دامن پکڑا۔ مولانا خیر حقانی نے
تجربے کی تعبیر یوں سنائی ہے

[illegible]

شیخ جی اب آپ ہی کہہ دیجئے بہر خدا
آج سے بنی گھر بو قم خیر تکبرے کی منار
گمراب تو دنیا میں سب سے زیادہ نہیں، ہائے بیل
وائے بیل خداوندا یہ بیل ہے یا تیرا قہر تیری
وجہ اشرف المخلوقات صاحب ہر چیز کو قابل پرستش
سمجھتے ہیں اب کوئی بے آب و گیاہ بے حیوان
سرزمین پیدا کر تا کہ لوگ امریکن مصنوعی گائے
لے کے وہیں جا رہیں۔

الراقم

گاؤ زبان

بقلم

خیر حقانی در پھنگوتی

ابر خشک

ڈیر پنچ ۔ مجرا۔

آپ کو معلوم ہے کہ کسی موسم کا اپنے افعال خصوصی کی انجام دہی سے قاصر و معذور ہو جانا بنی نوع انسان کی پریشانی کا باعث ہو جاتا ہے۔ بالخصوص ایام برشکال میں باراں کی بے اعتنائی مشتاقان جمال کو بحر تفکرات میں غریق بنا دیتی ہے۔ کیونکہ اسی فصل (برسات) کو بارگاہ صمدیت سے یہ شرف حاصل ہوا ہے کہ وہ اشرف الفصول کے لقب سے ملقب کی جائے۔ اسکی کم بخشی یا نا بخشی بقیہ دیگر موسموں کی تخریب کے علاوہ خلق اللہ کی یقینی تباہی کا موجب ہوا کرتی ہے اور نزول باران کو اسی جہت سے رحمت الٰہی تصور کیا جاتا ہے کہ اسکے اعتدال یا فراوانی پر موالید ثلاثہ کی صلاح و فلاح کا انحصار ہے امسال بارش کی کج ادائی و بیوفائی آثار و قرائن کی ذریعہ باب رحمت کے مسدود و مقفل ہونے کی باضابطہ اعلان کر کے مخلوق کو متنبہ کر رہی ہے کہ آئندہ مصائب کی سختیاں جھیلنے کے لیے وہ تیار رہے۔ ابھی ایک پورا ہفتہ بھی نہیں گزرا کہ سیاہ بادل جوق جوق مغرب کی جانب سے سرگرم سفر ہے۔ امید تھی کہ انکی روانگی دیسی تو ہے ضرور تشنہ کامی عالم کو سیراب کر دیگی مگر حق

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

اب آج کئی روز سے ہوا کا رخ بدلا ہوا ہے یعنی پچھوا اپنے تند جھونکوں کی رفاقت میں بادل کے لشکر کو برجعت القہقری مغرب سے مشرق کی طرف اڑائے لیے جا رہی ہے۔ بادلوں کا ہیئت بھی تبدیل ہے۔ ادھر سے گروہ سیاہ رنگ تھے اور ادھر سے مسٹر شاستری کی طرح سفید واپس آئے۔ چہرے بے آب۔ صورتیں مضمحل ہو رہی ہیں۔ اب بظاہر اسباب بارش کی کوئی توقع نہیں۔ افسوس کہ ہماری کشتی حیات خدا جانے عجب طرح سے خشکی پر غرق ہوئی جاتی ہے اس اندیشہ ناک حالت کا ہمارے پاس دعا و الحاح کے سوا کوئی چارہ کار نہیں اور اسکا رد و قبول خدا کی مرضی پر منحصر ہے۔

ماسٹر شیر سنگھ تمیم گوردی۔

مدارس اسلامیہ
اور
آنریری سکریٹری شپ

خاموش! خاموش!! السکوت! السکوت!
ناظم المدارس تعلیم نواز مولانا پنچ۔ خاموش تسلیم
جیب مجرا۔ اجی حضرت آپ نے تو مدارس اسلامیہ
کی طرف سے وہ سوتن کھینچی کہ الٹی توبہ۔ یتیموں کا

پیچھے اور سکریٹریٹ کا دوزخ ہے۔ آپ کے ٹھینگے سے آنریری سکریٹریٹ کا ورثہ یتیموں کا بیچا کرنے اور آپ "خاموش" بیٹھے توند سہلایا کریں۔ لاحول ولا قوۃ۔ واللہ یہ بے اعتنائی ٹھیک نہیں۔ حال یہ ہے کہ کال کے مارے عقل سے کورے مرجھے ماں زادے ٹھن ٹھن گوپال تن تن کے چلتے ہیں۔ اور یتیموں کے پیٹ پر احسان کرتے ہیں صرف خوبی وقتی ہی ہے کہ بام روے عرش پر ریش نگاری کا پھریرا چایا ہوا ہے۔ اور اسی پھریرے پر صاحبان جود و سخا کا ابر کرم برس رہا ہے۔ بعض بعض ڈسٹرکٹ محمڈن اسکول کے سکریٹری وہ قیامت ڈھا رہے ہیں کہ اعوذ باللہ۔ صورۃً علامہ دنیا و دین سند یافتہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کے سوتیلے فرزند۔ اور حقیقۃً کندۂ ناتراش "من شرور انفسنا و الشیطان الرجیم" کے حقیقی دلبند سے سمین سے صبر شمر عادت شے سرکار خانے جنتی سے گدھا لکھا ہے ہو زمار شرین نماز جیت ریڈر کے نواسے کی نماز جنازہ پڑھانے کے سوال پر سکریٹری صاحب مدرسہ "خاموش" ہو رہے۔ ایک چپ میں ستر بلائیں ٹالیں۔ لوگوں نے مجبور کیا تو پیاسی مینا کی طرح باچھیں چیر کے چہرے کی دُم پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا یہ نماز تو مجھے یاد نہیں رہی بہت زمانہ ہوا جب بچوں کی والدہ یعنی اہلیہ جناب نے جانۂ عصمت میں منہ چھپایا تھا تو یہ نماز پڑھی تھی۔ اب زوجہ ثانیہ ظلم کی بابت دفعہ ۱۴۴ قانون زبان درازی کا کوڑا ہر وقت ہاتھ میں لیے بیٹھی رہتی ہیں۔ انکے ڈر سے سوائے "خاموشی" کے کچھ یاد نہیں۔ نماز کیسی ساری شیخی بھولا ہوا ہوں۔ دیانت کا یہ حال کہ قوم دست اور بندہ "خاموش" ہے۔ یتیموں کی پرورش کے لیے روپیہ آیا اور اسی یتیم العقل یا ماتائی اشتہار سے مجبور ہوئے اور سب کا سب ہڑپ کر گئے۔ جو کچھ بچا کھچا وہ ناظم اعلےٰ کے بنک میں داخل ہوا "سود در سود" کا دودھ پی کے لگا ہاتھ پاؤں نکالنے۔ سکریٹری خائن ہے ناظم اعلےٰ یتیموں کا کلیجہ کھانے والی ڈائن۔ کبھی ناظم صاحب نے سکریٹری صاحب کے رجسٹر جانچے تو مقلب شدہ رقم پر خاک ڈالی۔ خون یتیمان کی روشنائی سے دستخط کر دیے۔ سچ ہے "چور کا بھائی چور کی ماں بیٹا ہے" زیادہ برایں نیست تنہا خیانت کرنے کا الزام ہی تقصیر و نقصان بست همه اقوام با هلیونا۔

پر معاملہ کا اختتام۔ والسلام والا کرام۔ ناظم اعلےٰ نے تبسم فرمایا اور "خاموش"۔ کیا اچھی تو ہے مثل مشہور کہ "اماں سکریٹری صاحب یہ نہ سمجھنا کہ میں "خاموش" ہوں ارے یار میں سب جانتا ہوں" تجربات یہ ہے کہ میں بھی یتیم ہوں تو بھی یتیم ہے بڑا یتیم چھوٹے چھوٹے یتیموں سے یقیناً افضل ہے دوسرے کچھ اپنے باپ دادا کی کمائی تو ہے نہیں جو تلاف کے حلال ہو خیر کی گنگے کھا گئے پچاس روپئی میں آجکل کیا ہو سکتا ہے بال بچے والے ہو آئندہ خیال رکھنا۔ جیرندم خورندم کے وقت غریب ناظم سے مشورہ لے لینا تو بات یوں ہی ڈھنکی رہے گی۔ لیجیے حضرت معائنہ ختم۔ ظاہر ہے کہ چندہ دینے والے کو حسن نیت کا ثواب ضرور مل جائے گا لیکن روپیہ ضرور کار خیر کے نالے میں جا رہا ہے۔

بعض اضلاع کے مدرسۂ اسلامیہ کی نظامت ایک رائے بہادر سیٹھ گنگولی جی کے سپرد ہے۔ ظاہر ہے کہ سیٹھ صاحب اور جناب شیخ میں یوں ہی سا فرق ہے۔ شیخ جی ضروریات اسلام سے واقف ہیں تو سیٹھ جی کیوں جاہل رہنے لگے تھے۔ جناب شیخ کو ایمان کی معرفت حاصل ہے تو جناب سیٹھ صاحب کا بھاؤ جانتے ہیں۔ سوائے بہادری کے رکھ رکھاؤ میں روپیہ صرف ہو یا یتیموں پر ثواب دونوں کا ایک ہے۔ یعنی کلکٹروں کی دعوت فیلبان کی تنخواہ۔ شکاری ہتھنی کا روٹ۔ کمشنر کا ڈنر یہ سب ثواب کے کام ہیں۔ یتامیٰ کو کھلانا بھی ثواب کا کام ہے ایک سے خدا اور حاکم دونوں خوش دوسرے میں چند یتیموں کی توقع ہے۔

رہنمائے عالم

نئی قسم کی بڑھیا سب سے دنیاوی انسائیکلو پیڈیا علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ جسمانی۔ روحانی۔ تمدنی۔ ظرافتی۔ مجلسی۔ دلچسپی۔ شاعری۔ قانونی۔ ریاضی۔ طبی۔ تواریخی۔ مذہبی۔ صنعتی اور تجارتی معلومات کا پوشیدہ اور پر لطف خزانہ جس کو دنیا کے مشہور عالموں کی تحقیقات اور مفید معلومات کے بہترین نتائج کو نہایت مستند عبارت اور نقشہ جات اور اعداد و شمار کے ساتھ انسانی ترقی کے ہر پہلو کے لیے اکٹھا کیا گیا۔ یہ نایاب خزانہ ہر گھر اور لائبریری میں موجود رہنا از بس ضروری ہے۔ کاغذ سفید موٹا حجم ۲۳۵ صفحہ قیمت ایک روپیہ دو آنہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ بصورت ناپسندیدگی کتاب قیمت واپس کر دی جائے گی۔

مشتہر موہیدار شیودرشن سنگھ مقام ڈاکخانہ کوسلی ضلع رہتک

لہٰذا وہ کام کیوں نہ ہو جس میں خوشی خوش رہے اور خاندہبی قوم میں وہ بھی شامل ہیں اور روپیہ بھی ترجی ہے۔ اگر سیٹھ جی کو بحیثیت فرد قوم یا وارث کوئی فائدہ پہنچا تو کسی کو ان کا کیا خرچ پڑتا ہے۔ مولوی صاحب بھی کہاں کہاں گئی بیٹھے ہیں سے کے کھیتے ہیں۔ لہٰذا خاموش، خاموش یا خاموش !!! ممکن ہے کہ چودھری صاحب اپنی ڈاڑھی ٹٹولیں اور تنکا نکالیں۔ اسوقت خود بخود لوگوں پر حال کھل جائے گا ہم کیوں بتائیں۔

راقم
تفنگ سکریٹری کا شکار دیگر ہوشیار

لطائف

ایک لیڈی: بہن تم نے ایک سرلیس کو چھوڑ کے کیوں تو جی شخص کو خاوند بنایا؟

دوسری: ہتھیاروں کے دیکھنے کا بچپن سے شوق ہے۔

بی بی: واہ تم بھی عجب چیز ہو۔ پہلے تو میرے عشق میں دیوانے ہو رہے تھے اب جو شادی ہو گئی تو ان تلوں تیل ہی نہیں۔

میاں: ہاں پھر دیوانے کی بات کا اعتبار ہی کیا۔

مس کارٹر: شادی کی دعوتیں سنتے سنتے میرے کان بہرے ہو گئے۔

مسٹر بیرے: (بلند آواز سے) کچھ مضائقہ نہیں میں چلانے پر قادر ہوں۔

ماں: واہ بیٹی جان جوان ہو پھر بھی لڑکوں سے کھیلتی ہو۔

بیٹی: کیا کہوں جسقدر عمر بڑھتی ہے اسیقدر بچوں کی محبت۔

عورت: بس بس اپنے چونچلے تہ کر رکھو میں تمہارے ساتھ شادی نہ کروں گی پیسے یہ اپنی دی ہوئی چیزیں سب دیکھ لیجو کوئی کم تو نہیں ہے۔

مرد: ایک چیز نہیں ہے پہلی مرتبہ دی مگر ان چیزوں میں اسکا پتہ نہیں۔

عورت: وہ کیا؟

مرد: اجی وہی .... بوسے۔

عورت: — —

غلام صفدر ثاقب دہلوی

مولانا پنچ کی نوٹ بک

معزز و موقر ہمعصر ہمدم میں راجہ مرال سنگھ صاحب تعلقدار دلیپ پور کی جانب سے ہندو مسلمانوں کے اتفاق اور میل ملاپ کے متعلق ایک نہایت باموقع اپیل شائع ہوئی ہے۔ راجہ صاحب نے ایک گر کی بات بتائی ہے کہ اگر ہندو مسلمان یونہی لڑتے رہے تو کوا ہیر سٹر بھی نا کام رہینگے دونوں کا بیڑا بھی ہندا دونوں گروہوں کا یہ فرض ہے کہ سب کاموں کو چھوڑ کر پہلے ہم جنگ کی روک تھام کریں پھر اپنے مقصد کا سرانجام۔ چند وزیب بیشتر بھی دونوں مذہبوں کے پیرو اپنے مذہبی فرائض انجام دیتے تھے اس وقت فساد کا کہیں نام و نشان نہ تھا۔

راجہ صاحب تجویز کرتے ہیں کہ جسقدر جلد ممکن ہو ایک عام کانفرنس منعقد کی جائے اور اسمیں ہر طبقہ کے با اثر اشخاص بیٹھ کے آپس میں سمجھوتا کریں راجہ صاحب کی تجویز ضرور قابل قبول ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ کسی صاحب ہوش کو اسکے قبول کرنے اور کامیاب بنانے میں پس و پیش نہ ہوگا مگر مثل مشہور ہے جو راہ بتائے وہی آگے جائے۔ راجہ صاحب ایسی بلند خیالی و عالی حوصلگی آگے بڑھیں ہم اُن کا ساتھ دیں گے۔ اور اُنکی مبارک کوششوں میں حتی الوسع اُن کا ہاتھ بٹائینگے شکر ہے کہ خداوند ان قسمت میں سے ایک کو توفیق تو ہوئی۔ ہم تو سلب توفیق کی جان کو رو چکے تھے۔

عمل کارروائی

۵ ستمبر کو اسپیشل کانگریس کا اجلاس جو دہلی میں شروع ہوگا۔ روزنامہ اخبار ریاست دہلی میں اسکی عمل کارروائی دینے کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔

آجکل ملکی اور قومی مفید تحریکوں کا تو ذکر نہیں ہے ہاں مہابیروں اور علی غول کی خبریں کسیقدر دلچسپ ہیں مہابیروں کے پرکاٹے نے سہارنپور وہاٹ کوہ وغیرہ میں خاصی بہادری دکھائی بعض پرچے ناقل ہیں کہ کنواڑے بند کر کے کوٹھے پر سے اینٹیں پھینکیں اور تیر کھینچے۔ واہ رے بہادرو۔ ابھی تک علی غول کے کارنامے ظاہر نہیں ہوئے ممکن ہے کہ وہ کانپور و غیرہ کی پرواز جلاوطنی کا معاملات ان کے سر تھی جائے مگر سردست پیچ کشتی میں ثابت قدمی کوئی معمولی امر نہیں ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ سہارنپور اور دیگر مقامات پر جہاں بند مکانوں کی چھتوں سے اینٹوں کی شین گن چلی مقدمہ چلایا جائے گا اور مقدمہ بازی کے وقت ان مکانوں کے مالک فراموش نہ کیے جائیں گے مالکان قلعہ خشت اندازی کو ذری باخبر رہنے کی ضرورت ہے کیا سنئے کہ سے

کلوخ انداز را پاداش سنگ است

سنتے ہیں کہ کسی جگہ سوروں کا جلوس نکالا گیا اور مسلمانوں کو دکھانے کے لیے سڑک پر سور کی قربانی بھی کی گئی۔ یہ بہت اچھا ہوا اگر اس تحریک کے بانی اپنی اس سنت کو تمام ملک میں جاری کر دیں تو نہایت مناسب ہے اول تو خنزیر خوار شکر گزار ہونگے دوسرے اس نجس جانور سے دنیا پاک ہو جائیگی مسلمان اس حرکت سے بیزار نہیں ہو سکتے البتہ وہ جب بیزار ہوتے جب سور کشی سبھا قائم کیجاتی۔

وائسرائے کے سابق مقدس جواری جناب پنڈت مدن موہن صاحب مالوی کی نو ملکی اصل سے پہلے تو وائسرائے کو شہزادہ ولیعہد کے بلانے میں خفت اٹھانی پڑی اب ہندوستانی انکی شاگردی میں نقصان پر نقصان اٹھا رہے ہیں آپ کی تجویزیں بظاہر کانوں کے اندر ہوتی ہیں مگر آپ کی عقل فساد ملک کے امن و اتفاق کا دیوالا نکالے دیتی ہے۔ تعجب ہے کہ مہاتما گاندھی سلیقہ [illegible]



اپنی اپنی ڈفلی۔ اپنا اپنا راگ

جان بل: ”نفت! نفت!! نفت!!!“
ماموں سام: ”رفت! رفت!! رفت!!!“

(اگلے پچھلے صلحنامہ کے بموجب ماموں سام پٹرولیم کے معاملہ میں برسرِ پیکار ہونے کو تیار ہیں۔ فکر ہر کس بقدر ہمت۔ دیدہ باید کہ چہ می شود)۔

جھیپو

بقیہ ۷ ار اگست سنہ ۱۹۲۳ء

آج ریل کے سفر کا خاتمہ ہے میں دل میں خوش ہوں کہ وقت خوب گزرا اب کسی پنتال پڑی کی نگاہ مجھ تک نہ پہنچ سکے گی۔ پانچ منٹ کے لیے گاڑی ایک چھوٹے سے اسٹیشن پر ٹھہری جاسوس کسی ملاقاتی سے بات چیت کو اترا۔ ایک منٹ بھی نہ گزرا تھا کہ آفت آئی یعنے ایک گھبرائی ہوئی عورت اندر گھسی ادھر ادھر دیکھا اور میرے پاس آبیٹھی۔ گویا میرے پاس بیٹھنے کا اسے حق حاصل تھا۔ اسے جوش خون کہوں یا جذب محبت یا قوت تسخیر۔ مگر ہائے خرم ہا۔

میں: "یہ جگہ خالی نہیں ہے۔"

وہ: "اوہ پھر کیا پروا ہے۔ میں نے ماں سے شرط بدی ہے کہ شام سے پیشتر اپنے لیے ایک دولہا تلاش کروں گی۔ تمہاری کو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ ساتھ کھیلنے والا کون ہے۔"

یا خدا رحم! اس بیسوا کو اپنے بیاہ کی بہت جلدی ہے۔ دیکھیے کیا گزرے۔

جاسوس واپس آیا۔ ایک نوجوان عورت کو میرے ساتھ گھل مل کے باتیں کرتے دیکھا اور گردن جھکا کے دوسرے کمرے میں جا بیٹھا۔

میری حسرت آلود نگاہوں نے ہزار لاکھ لاکھ اس کے قدموں پر لوٹے مگر اس نے کچھ پروا نہ کی۔ ہا! تجھے خدا غارت کرے۔ آخر میں نے کہا: "ادوا دو"

جاسوس: "میں قریب ہی ہوں سگار پینے جاتا ہوں"

وہ: "ارے جانے بھی دو۔ ہم تم کیلے میں باتیں کریں گے"

میں: "کیا ...... کیا ...... کیا ......"

وہ: "یہ تو بتاؤ پیارے۔ کیا تم کو دولہا بننے کی ہوس نہیں ہے؟"

میں: "ن ن نہیں۔ بیٹا ......"

وہ: "خدا اماں سلامت رکھے تم بھی کنوارے میں بھی کنواری ہتھیاری ممکن ہے کہ کیلیفورنیا پہنچتے پہنچتے ہم تم دونوں وقت کسی طرح سے مل جائیں۔"

"ارے دادا دادا دادا" اور اسٹیمنس یاد آگئی۔

میں: "مجھے شادی منظور نہیں ہے۔ ریڈ انڈینس (شمالی امریکہ کے وحشی باشندے) سے جنگ کرنے جا رہا ہوں۔"

میں نے دیکھا کہ اس نازنین کو خوبصورتی کا اچھا خاصا حصہ ملا ہے۔ اس کے چھوٹے چھوٹے گھونگر والے بال ہیں۔ کمر کی ڈاب میں ننھا سا ریوالور بھی لگا ہے۔

تھوڑی دیر خاموشی کے بعد اس نے کہا: "میاں مسافر کبھی کبھی آنکھیں چار ہوتے ہی محبت کے تیر دلوں میں پیوست ہو جاتے ہیں۔ کیا آپ مجھ سے متفق ہیں؟"

میں: "ن ... ن ... ن ... نہیں"

میں پیچھے کھسکا وہ آگے بڑھی۔

وہ: "جان من جگہ بہت ہے۔ اچھی طرح پھیل کے بیٹھو۔ شرماتے کیوں ہو۔ معلوم نہیں ہو جو کوئی عمل کے کا تجربہ نہیں ہو جو کوئی غلط سے بڑھا جائیگا۔"

پھر وہ تھوڑی دیر خاموشی کے بعد کہنے لگی۔

وہ: "بھلا یہ تو بتاؤ مسافر صاحب۔ اترو گے کس اسٹیشن پر؟ تم ریڈ انڈینس سے لڑنے جا رہے ہو نا؟"

میں نے دل میں خیال کیا کہ دیکھیے اس ظالم نے معلوم ہوتا ہے اپنا ارادہ بدل دیا۔ اور اس سے پوچھا: "تمہارا ارادہ تو کیلیفورنیا جانے کا ہے نا؟"

وہ: "میری بھلی چھاتی ہیں تو جس نگر میں نکلی ہوں اسے کسی نہ کسی طرح انجام دوں گی۔ جہاں جی چاہے گا اتر پڑوں گی اور شکار تلاش کروں گی میرا کوئی طے شدہ پروگرام نہیں ہے۔ جو کچھ اماں سے اقرار مدار کر چکی ہوں اسے ضرور نبا ہونگی چاہے بیچ میں کہیں اترنا پڑے یا منیں صرف ہو جائیں"

اے اللہ مدد کر۔ کمبخت جاسوس کا سگار کسی طرح ختم نہیں ہوتا۔ یہ بلا بے طرح پالے پڑی ہے۔ دیکھیے کیونکر نجات ملتی ہے۔ میں کھسکنے لگا۔

وہ: "معلوم ہوتا ہے تم نا تجربہ کار بھی ہو اور اپنا تجربہ بڑھانے کی طرف سے بے پروا بھی ہو۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ گزشتہ ہفتہ میں ایک مرد اور ایک عورت اسی گاڑی میں سوار ہوئے اور باتوں ہی باتوں میں ایک دوسرے پر لٹو ہو گیا اتفاق سے ایک پادری فرانسسکو جا رہا تھا دونوں نے اپنا عقد اس سے پڑھوا لیا۔ جھٹ منگنی پٹ بیاہ! آئے تھے پتیل گھر جوڑا مل گیا۔ عشق کے فوراً پیدا ہو جانے کا اس سے بڑھ کے اور کیا ثبوت ہے۔ یہ واقعی نہایت آزاد خیال جوڑا تھا۔ سیلی اسٹیفائر دونوں بھی کوئی گئی گزری نہیں ہے پوری آزاد خیال ہے۔ کامل مستقل مزاج ہے علاوہ بریں حسن کی کچی بات کی دھنی ہے جو کہا ہے کر کے چھوڑے گی۔"

اف! اف۔ ظالم سبات کری جاتی ہے اللہ بیٹیا اور ہاتھ ملاتی جاتی ہے۔ بھلا کس میں طاقت ہے کہ اس کی مخالفت کرے۔ ہائے شامت کی مار یہ آسمان گر پاجلوہ انا ناث ہی کو اپنے سایہ کے نیچے پرورش کرنے کے لیے جانا گیا ہے طبقہ رجال بے بس ہے جس مصیبت سے بچنے کے لیے ترک وطن کیا موت کے منہ کا لقمہ بنے وہی مصیبت سایہ کی طرح ساتھ ساتھ ہے۔ الله اب محبت پیدا کیے بغیر دیکھیے جلد بھی کہیں شادیاں ہوتی ہیں۔ افسوس میری جوانیاں مارے ڈر کے ٹھنڈی ہوئی جاتی ہیں۔ لاکھ لاکھ چاہتا ہوں کہ اس ظالم کے چہرے مہرے پر نگاہ جماؤں گردن نیچے جھکی جاتی ہے۔ آخر دانتوں سے ناخن کترنے لگا اور سر کھڑکی کے باہر نکال دیا۔

اے ہاں جب یک نگاہ شادی ہو جاتی ہے تو کیوں ادھر دیکھوں۔"

وہ: "اے جی۔ سنتے ہو۔ کیا تمہارے منہ میں گھنگنیاں بھری ہیں۔ یا تم کوئی فلسفی ہو کسی مشکل مسئلہ پر غور کر رہے ہو۔ خیر! کچھ مضائقہ نہیں مجھے بھی باتونی آدمی سے نفرت ہے۔ خدا کا شکر کہ تم بالکل میرے مزاج کے موافق ہو۔ بہر حال بسر ہو جائے گی میں نے بارہا اماں سے یہی کہا کہ اگر میں شادی کروں گی تو بالکل گونگے بے زبان سے کروں گی۔ میں تو سناؤں تو وہ ایک بھی نہ کہے۔"

تو یارو۔ فاتحہ پڑھو۔ میری روح مارے ڈر کے جسم سے مفارقت کیا چاہتی ہے۔ خواہ مخواہ مس سیلی کو میری حرکتیں پسند آ گئیں۔ خدا جانتا ہے

میں نے کوئی تحریک اپنی جانب سے نہیں کی۔ آہ ظالم دشمن کی زبان آئندہ آئے تو میں تلوار سونت کے گھونپ دوں یا اس زبردستی کی شادی کو موت سے بدل دوں مگر قدرت میری تابع نہیں ہے۔ اس شادی سے ہزار بار بہتر ہے کہ وطن کے کسی گرجے میں گرجوں یا کلیسا کی کسی پاکیزہ جگہ زندگی بسر کروں اور عبادت میں مشغول کروں۔

وہ:۔ سب سامان موجود ہے۔ اللہ کرے کوئی مرتا جیتا پادری ادھر آنکلے تو مزا ہو۔

میں:۔ کیوں! پادری کیا کرے گا یہاں کس کی جان پر بنی ہے جو وہ نماز جنازہ پڑھے؟

وہ:۔ مجھے بولے۔ پادری خالی موت ہی کے وقت درکار نہیں ہوتا۔ شادی رچانے میں بھی انکی ضرورت ہوتی ہے۔ ارے اور سنو ایک قاعدہ کہ تم سمجھتے ہو کہ میں اکیلی ہوں میں نے تمہیں چھوڑ کے تم سے شادی کرنے کی احتیاج کی ہے تو تم انکار کر دوگے اور اس کو میں کو میں برداشت کروں گی جیسی اشتیاق بھی اپنے نام کی ہے۔ کیا مجال جو کوئی اسکی توہین کر سکے۔ سمجھو کچھ سمجھو دوگی۔ ......؟

میں:۔ ارے تو.... تو.... تو.... کون کمبخت ......

تمہاری توہین کرتا ہے؟

وہ:۔ نہیں جانی ہم تمہیں کچھ نہیں کہتی ہیں۔ دل لینے کے لیے یہ کہا تھا۔

خدا کی مار اس دل لینے والی پر۔ صریحی دھمکا رہی ہے اور پھر کہتی ہے کہ تمہیں نہیں کہتی۔ مجھے جان دینے میں عذر نہیں مگر اس طرح جان دینی ہرگز منظور نہیں۔ دل لینے کی یہ ترکیب بھی نرالی ہے۔

کسی نے دل جو بے تو لیا لبھا کے لیے
مگر حضور نے خنجر لگا لگا کے لیے

میر:۔ دیکھو بات سنو۔

وہ:۔ اور غم میں کہہ چکی ہوں کہ بیوقوف آدمی سے مجھے نفرت ہے۔ بس کہنا سنتا مروت رکھو۔ ساری زندگی پڑی ہے جو جی چاہے گا کر لینا۔ شام ہونے سے قبل ہم تم ایک ہو جائینگے۔ یہ میرا دستور ہے کہ زبان سے جو بات نکالتی ہوں وہ پتھر کی لکیر ہوتی ہے۔ بخیلیوں کا کہا مٹ جائے تو مٹ جائے مگر وہ نہیں مٹتی۔ جو کوئی میری بات خالی کرنے پر آمادہ ہوا اسکے لیے یہ ریوالور بہترین علاج ہے۔ بھلا کیا میں اپنی ذلت گوارا کر سکتی ہے؟ سنو میرے بانکے سپاہی تمہاری پیاری طبیعت کیا انداز ہے۔ تمہاری پیاری پیاری صورت دیکھتے ہی دل ہاتھوں سے کھو بیٹھی۔ اب پادری ضرور تلاش کرنا پڑے گا۔

میں:۔ کہیے تو میں پادری تلاش کروں۔ آپ یقین رکھیے جہاں کہیں پادری مل گیا فوراً حاضر کروں گا۔

وہ:۔ بہتر ہوگا کہ ہم تم دونوں مل کے ڈھونڈیں۔ تلاکہ کھڑے کھڑے اس ثواب کے کام (شادی) سے فراغت ہو جائے۔

گاڑی بھر کی تلاش شروع ہوئی (ایک کمرے میں منہ ڈال کے) ارے کوئی پادری یہاں ہے؟ دوسری میں ایماں کوئی پادری صاحب تو نہیں ہیں (تیسری میں) پادری صاحب! اے پادری صاحب!! ایک بڑے بڑے داڑھی والے نے کہا آگے جائیے وہاں مل جائے گا۔

گاڑی رینگتی تلاش جاری ہے ایک گاڑی سے دوسری گاڑی میں اور دوسری سے تیسری میں۔ اب رفتار ریل کی تیز ہو گئی۔ میں اس تلاش سے تنگ آیا۔ میں نے دیکھا کہ پٹری کے کنارے اونچی اونچی گھاس لگی ہے اگر کود پڑوں تو چوٹ نہیں آئے گی۔ ڈبل کو سادھا اور بسم اللہ کہہ کے پھاند پڑا۔ قلابازی کھائی۔ سر نیچے ٹانگیں اوپر۔ گاڑی سے آواز آئی "یا اللہ" میں نے کہا انا للہ۔ اس شب میں آنکھیں بند کیے پڑا ہو کہیں انتقال تو نہیں فرمایا۔ فرشتے آتے ہو گئے۔ مگر بچیا زندگی اور مجھ سے باحیا کی بے حیا زندگی کہیں ذرا سی خراش بھی نہیں آئی۔ پنجرے سے وحشی چڑیا رہائی پا کے اتنی خوش نہ ہوگی جتنی خوشی مجھے ہوئی۔ میں نے قلابازی ماری تھی۔ او ہو ہو۔ واہ رے میاں کیا خوب اس قمیص کے پیچھے سے چھوٹا۔ ارے تری دلہن ہے۔ کلیجا چبانا اس کا کام ہے۔

پشت سے آواز آئی۔ او ہو ہو ہو شادی میں کیا خوب اس ہرے کا پیچھا کیا کہ نکل ہی گیا تھا۔ اے غضب وہی شہکار اتمام پارہ سنگارہ ہے جس سے پیچھا چھڑا کے جا رہا تھا۔ مگر وہ ڈیل پر کی جتنی معلوم ہوتی ہے۔ ہاتھ میں طپنچہ بال کھلے ہوئے ناک سے خون جاری۔ ساتھ ہی مسکراتی ہے یا دل کے خرمن پر بجلیاں گرا رہی ہے۔ میں نے آنکھیں بند کر لیں۔ الٰہی یہ خواب ہے یا بیداری۔ سنسان جنگل ہے اور یہ خوبصورت ڈائن۔ تین بجے ہوں اور یاس وحرماں۔

تیرھواں باب

گاڑی سنسناتی بھرتی چلی جاتی ہے نیند آ کے بند ہو نہ بان بے زبانی چلا رہا ہے۔ اے عمر غیابی مجھکو بھی لیتی جا۔ دیکھ بے وفائی نہ کر۔

وہ:۔ چپیا گرد لکیر کو کاٹ گیا۔ ریوالور سیدھا کیا۔ کان کھول کے سن لکھو میں اماں سے وعدہ کر چکی ہوں کہ ......

میں:۔ مگر میں نے آپ سے کوئی وعدہ نہیں کیا۔

وہ:۔ خیر تم وعدہ کرو یا نہ کرو مگر کلیفورنیا پہونچنے سے پیشتر ہی مجھے ایک شوہر ملنا چاہیے۔

میں:۔ آپ مجھے اجازت دیجیے تو اپنے سے بہتر شوہر تلاش کر دوں۔

وہ:۔ نہیں میں قربان ہو تو نہ کرو۔ مجھے شوہر مل گیا اور اب کوئی عذر نہیں کر سکتا۔ عذر کرنے والا میری توہین اور بے عزتی کا باعث ہو گا۔ اس لیے یہ یاد رکھو ہے۔ ہم توہین کرنے والے کو خوب پہچانتی ہے۔ اے جی پتھر کی چٹان پر بیٹھو نہ سکو گے گاڑی آتی ہوگی ہم تم دونوں اس پر سوار ہو نگے۔ اگر پادری گاڑی میں ہوا تو خیر ورنہ کولمبس میں ایک چھوڑ دو دو موجود ہیں۔ الغرض قسمت سے زبان ہار چکی ہوں بات ٹل نہیں سکتی۔ بیٹھو جان من بیٹھو۔ کیوں شامت بلائے ہو۔

(باقی آئندہ)

مرض ہیضہ سے نجات بخشنے والے تیر بہدف [illegible]

[illegible]
Rampur

[illegible] ہیضہ [illegible] [illegible]
اطلاع ہے کہ ہر حالت میں مفید ہے [illegible]
مرض میں قطعی فائدہ کرتی ہے [illegible]
مرض میں اسکے علاوہ [illegible]
ہر شخص کے [illegible]
کا بیہ ہے [illegible] قیمت فی شیشی کلاں [illegible] خورد [illegible]

حب فاقہ نمبر

[illegible] علمائے متقدمین کا ہے اور [illegible]
کے لیے آبحیات ہے [illegible]
اصلاح کے [illegible]
بھی [illegible]
ہے قیمت [illegible]

فہرست کلاں طلب فرمایئے مفت روانہ ہوگی

امراض وبائیہ و بالخصوص ہیضہ سے بچنے کے تدابیر

اطلاع — دواخانہ معدن الادویہ کا بیش بہا مشورہ

[illegible] مکان میں [illegible] دھوپ و ہوا کافی [illegible]

۲ – [illegible] مکان [illegible] صاف [illegible] نیم کی پتی – لوبان – صندل [illegible] وغیرہ کا جلانا۔

۳ – کافور کا ہر وقت اپنے پاس رکھنا اور سونگھنا – صندل – سیب – گل [illegible] وغیرہ کا پاس رکھنا اور سونگھنا۔

۴ – [illegible] اور [illegible] ماشہ [illegible] روزانہ صبح کو پلایا جائے – [illegible] ایک [illegible] روزانہ [illegible] گلاب [illegible] تیلیاں [illegible] کالی مرچ پیس کر پینا۔

۵ – کثرت سے [illegible] دریافت – دھوپ میں چلنے اور [illegible] سے پرہیز کریں۔

۶ – [illegible] استعمال کریں [illegible] سے پرہیز –

۷ – [illegible] تیل [illegible] – کدو [illegible] ککڑی – [illegible] کی دال – [illegible] کی دال – [illegible] تمام [illegible] سے سخت پرہیز کریں۔

۸ – [illegible] چاہیے۔

۹ – [illegible] مریض [illegible] صاف [illegible] مریض کے کپڑے صاف [illegible] حاذق [illegible] کی جائے۔

ہر قسم کا طبی مشورہ بلا کسی فیس کے حاصل ہو سکتا ہے

منیجر دواخانہ معدن الادویہ – وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ۔

امراض وبائیہ و ہیضہ سے حفاظت رکھنے سے کوتاہی نہ کیجیے مجرب ادویات

حافظ طاعون و ہیضہ

یہ دوا امراض وبائیہ میں تقدم بالحفظ کے لیے استعمال کی جاتی ہے خصوصاً [illegible]
طاعون میں [illegible]
استعمال سے [illegible]
[illegible]
قیمت [illegible] خورد [illegible]

عرق ہاضم ترش

یہ عرق ہیضہ اور تخمہ سے حفاظت کرتا ہے غذا کی خرابی [illegible]
[illegible]
[illegible]
پیٹ کے درد کو دور کرتا ہے [illegible]
قیمت [illegible]

اپنا پتہ و نام صاف لکھیے اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible] پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) ترسیل شدہ کے [illegible] کو واپسی روانہ کردی جائے گی

(۳) [illegible] سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی

(۴) بحساب [illegible] پرچہ فروخت کرنا ہوگا [illegible] کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔

علاوہ خاص [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) [illegible] کی جلدیں [illegible]
(۲) [illegible]
[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ایک فلسفی یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قیمت [illegible]

علم الاخلاق [illegible]
[illegible]
جلد قیمت مع محصول ڈاک [illegible]

آزاد کا سبد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کمیشن [illegible] دیا جائے گا۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مطبع [illegible] وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں [illegible] شائع ہوا